MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

۴۵ مرثیہ

فرزند علی صاحب بیکار و بیمار
اور راہ میں معجز کی جانباز ہوا قتل
جز اسکے نہیں چارہ تھا وہ بھی سر افراز ہوا قتل
ہو گانہ کریم ایسا کوئی روی زمین پر
ہی خاتمہ عقدہ کشائی شہ دین پر

۴۶

اور اس شیر نر جعدہ کا نصرانی نے بھیجا
ہاتف نے دیا غیب سے یہ ایک نہ مانا
اور ہم نے کیا ایک کو بیکار روانہ
امداد کا طالب ہوا ہر ایک نبی سے
پر عقدہ کشائی نہ ہوئی اوسکی کسی سے

۴۷

اس شیر کو دیکھا تو یہ ہمراہ ہوا ساتھ
اور شیر نے اس کو بھی کیا ہمراہ روانہ
اس وقت تو شان اسد اللہ دکھا دو
گھیرا ہے مجھے شیر نے تم آکے چھڑا دو

۴۸

اعجاز یہ اعجاز ہے شہ دین و زمن کا
جاکر کہی ملزم ہو کہی مورد لعنت
بابا سے تو ہاتھ شیر سے ملتا نہیں چھوٹا
خود بیکس و مظلوم گرفتار بلا ہین
پر ساری غریبونکی یہی عقدہ کشا ہین

۴۹

انجیل میں بھی پانچین پارہ کے بیچ میں
وہ نام لگا دو زبان کسکے وہ ناکام
احمد کے تصور میں یہ بیکار ہوا خوش انجام
اسکو نہین معلوم کہ مولا پہ جفا ہے
خود عقدہ کشا خلق کا آفت مین پھنسا ہے

۵۰

جب کوئی نہ ہو مولا کا دنیا مین مددگار
ہو شیر کے پنجہ مین گرفتار تو ناچار
کوئی نہین خلق کا تجھ سے بھی ستمگار
اے دل اور مین خلق کا ہو تیری امداد
گھیرا ہے مجھے شیر نے جنگل سے نکل کر
یا صاحب معراج تو مشکل مری حل کر

۵۱

اے یار رسول معجزہ ابن یداللہ
شمعون کا تھا اور مسیحا مین نصاریٰ
ماشوق سے آیا ہے ترے در پہ جو ہو چارہ
جنگل مین یہ قصد شکار آیا وہ ناگاہ
لاچار فلک اک گشت مین لشکر سے بچھڑ کر
اور شیر نے گھیرا وہان شمعون کو آکر

۵۲

یا حضرت صفدر کہ ہو کار ابدال نزار
وہ شیر ہوا جعدہ کی ہلاکت کا سبب
وہ شیر کہ تھا جعدہ کا ہمراہ ہوا ساتھ
یہ شیر نہ ہو شیر نہ ہو شیر نہ ہو شیر
یہ شیر ہے یا شیر الٰہی مدد ہی وقت مدد ہے

۵۳

بان گان مین حضرت کی ہوئی آمد و رفت
دیکھی کہ ہے بیکار تو وہ قصد سے باز
پھر ہو گیا اک شیر نہ ہو شیر نہ ہو شیر
اندیشہ بڑا ہے یہ حسینین ابن علی کو
ظالم نہ کہین لوٹ لین ناموس نبی کو

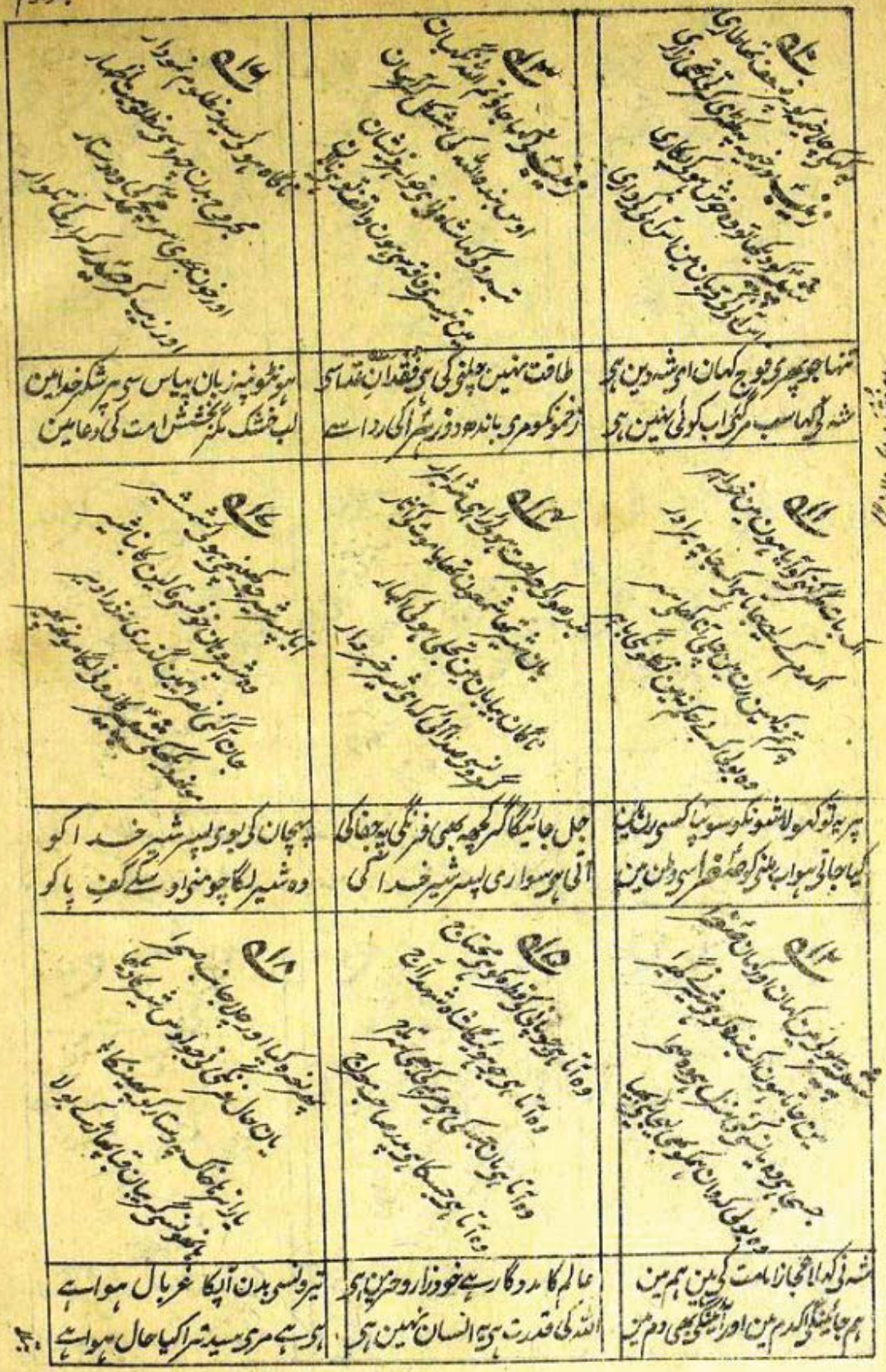

۱۹

[illegible]

سر تا بقدم خون سے تم اپنے بھرے ہو
کیا درد ہے جو ہاتھ کلیجے پہ دھرے ہو

۲۲

[illegible]

آیا جو یہاں ابن شہنشاہ عرب ہے
یہ فاطمہ کے دودھ کی قوت کا سبب ہے

۲۵

[illegible]

جلاد مرے قتل کے مشتاق کھڑے ہیں
لاشے مرے فرزندوں کے مقتل میں پڑے ہیں

۲۰

[illegible]

جو تجھکو ستاتے ہیں عجب اونکا بھی دین ہے
کیا فاطمہ کی آہ کا ڈر اونکو نہیں ہے

۲۳

[illegible]

خاتون قیامت پئی امداد نہ پہونچی
کیا کان تلک اونکی یہ فریاد نہ پہونچی

۲۶

[illegible]

اب چلکے مرے شہر کے مختار رہو تم
میری مرے لشکر کی بھی سالار رہو تم

۲۱

[illegible]

اے بھائی گلہ کسکا کروں شرم و حیا ہے
یہ نانا کی امت نے مرا حال کیا ہے

۲۴

[illegible]

زہرا نے اذیت عجب اس روز سہی ہے
اب بھی مرے مقتل کی زمین جھاڑ رہی ہے

۲۷

[illegible]

لشکر لیے مقتل میں تری جاؤنگا مولا
میں آل محمد کو بھی لے آؤنگا مولا

۲۸

سنکر یہ بیان زادِ رہ جنت سنبھالا
فرمایا شہ نے ہمکو ہے تقدیم کا لکھا
والله کہ ہے فتح مسلّم ہمیں حاصل
ہمکو نہیں کچھ خوف جو لشکر ہو مقابل

۲۹

اوروں کو ہے بیشک یہ بڑا معرکہ درپیش
ناگاہ ہوئی فوج سے غلطاں تنِ اکبر
بولا شہ دیں بات تو منہ کی نہ نکالی

۳۰

بولا پسر اب تو لگا پھیلنے وہ سحر
اوروں کو سوا ہو ہو کے افزوں ہے یہ تیور
ناگاہ ہوئی فوج سے غلطاں تنِ اکبر
بولا شہ دیں بات تو منہ کی نہ نکالی

۳۱

بولا پسر اب تو لگا پھیلنے وہ سحر
اوروں کو سوا ہو ہو کے افزوں ہے یہ تیور
ناگاہ ہوئی فوج سے غلطاں تنِ اکبر
بولا شہ دیں بات تو منہ کی نہ نکالی

۳۲

اصحاب نے دیکھا کہ ہے بیجان شہ دیں
آباد خیمہ بیوہ پہ ہے نوحہ و زاری
اور شیر یہ ان سب کو ہے تسکین دلاتا

سید انبیاں بھی نرغہ اعدا میں پھنسینگی
سر ننگے بیبیاں زادیاں بلوے میں پھرینگی

فردوس کی رستی سے لگا تی ہو لی جاؤ
اس عاصی کو کلمہ تو پڑھاتی ہوئے جاؤ

کچھ انکو ستایا تو نہیں یہ مجھے غم ہیں
اس خیمہ میں سب شیر الٰہی کے حرم ہیں

۳۳

اوروں کو ہے بیشک یہ بڑا معرکہ درپیش
سرداریہ ہے کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر
جب اس نے کہا کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر
سردار ہے کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر

۳۴

اوروں کو ہے بیشک یہ بڑا معرکہ درپیش
سرداریہ ہے کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر
جب اس نے کہا کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر
سردار ہے کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر

۳۵

اوروں کو ہے بیشک یہ بڑا معرکہ درپیش
سرداریہ ہے کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر
جب اس نے کہا کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر
سردار ہے کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر

فردوس کے سب فوج کے سردار ہینگے
ہم لوگ کہ تیری فوج کے سردار ہینگے

شبیر کی قوت سے عیاں زور خدا ہے
کیا صاحبِ اعجاز ہے کیا عقدہ کشا ہے

مشغول رہا کرتا تھا وان یاد خدا میں
پر آج کے دن تھا میں عجب رنج و بلا میں

۳۶

اوروں کو ہے بیشک یہ بڑا معرکہ درپیش
سرداریہ ہے کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر
جب اس نے کہا کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر
سردار ہے کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر

۳۷

اوروں کو ہے بیشک یہ بڑا معرکہ درپیش
سرداریہ ہے کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر
جب اس نے کہا کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر
سردار ہے کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر

۳۸

اوروں کو ہے بیشک یہ بڑا معرکہ درپیش
سرداریہ ہے کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر
جب اس نے کہا کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر
سردار ہے کس کا ہے یہ کس فوج کا لشکر

وہ قتل ہوں مگر یہ گوارا نہیں مجکو
امت سے زیادہ کوئی پیارا نہیں مجکو

رو لی ہیں حرم خیمہ میں کہرام پڑا ہے
اور خیمہ کے دروازہ پہ اک شیر کھڑا ہے

ہے عقدہ کشائی کو گیا لال علیؑ کا
تو جاگی نگہبان ہو ناموس نبیؐ کا

۳۷

ارشاد خدا یہ ہے کہ دشمن کا ہو دشمن
بس شکر کی ہیئت ہے یہی شکر کا ہے فن
اینگ نہیں لازم یہ ہو مولیٰ کا جو دشمن
ڈیوڑھی ہے یہی بادشہ دیں کی یہی ہے

صد شکر کہ دربان درِ حضرت کا کیا ہے
ورثہ مجھے جبریل کا خالق نے دیا ہے

۳۸

تھا شور کہ اب خانۂ عقدہ کشا ہے
سر ننگی کھڑی عرش تلے خیر نسا ہے

اب دیکھ تو کیا سید بیکس پہ جفا ہے
فضہ سے کہا شاہ پہ جلاد چڑھا ہے

۳۹

اور صوف سیہ زینب دلگیر پہ ساری
اوس سبز ردا پر تھی عجب آب کی پیاری
شبیر کے لاشہ پہ جو زینب نے نظر ماری
اے آخری آرام کی منزل ہے ہماری

آ نا در خیمہ پہ مجھی رنج درستم ہے
ہٹ جاؤ تمھیں لاشۂ اکبر کی قسم ہے

۴۰

ارشاد کیا فضہ سے یہ بانوئے دیں نے
اب بند کرو ہاتھ ہماری چادر سے ہمیں نے
منظور ہے ہونٹوں پہ کچھ اس بار سخن سے
سو میں تو لیے پھرتی ہوں اکبر کے دہن سے

تو بیٹھ کہ در خیمہ پہ اور رن میں نظر کر
جو ظلم مری بھائی پہ ہو مجھ سے خبر کر

۴۱

یہ کہہ کے لیے پھوپھی کو اکبر کے گئی ہیں
بانو کو طمانچے کئی اور مکے لگے ہیں
جلاد نے قتل کیا حسینؑ کو جس گھڑی ہے
وان فضہ نے زینب کی یہ چادر کھینچ لی ہے

۴۲

کہا اس نے کہ خیمہ پہ چلا شہ کی سواری
حاضر ہوا اور صورت بہن کی نظر آئی
کی شوق شہادت نے بھی کیا کیا ستم آئی
اے خیمہ فضا سے مری گودی تو بھر آئی

اسجد جو اٹھاتی تری تلوار ہے ظالم
یہ بوسہ گہ احمد مختار ہے ظالم

۴۳

اور سینہ سے مظلوم کے تا ناف ردا ہٹ
جب پشت سے گرد اور پسینہ کی خفا ہٹ
اور پشت سے گرد اور پسینہ کی خفا ہٹ
پھیرا نگہ گرد سے اور سجدہ فنا ہٹ
اور بعد دعا ہاتھ اٹھا دوڑے فنا کو یکبار

سجدہ سے بھی ہے ہے وہ نمازی نہ اٹھا تھا
اس عرصہ میں مظلوم کا سر تن سے جدا تھا

۴۴

فاموش و دبیر بے زباں کرتے ہیں واں کار
جس ظلم سے شق ہوتا ہے پیغمبر کا لاشہ ہوا یاں
جس طرح رسن بستہ ہوئے فاطمہ کے لال
اب شہ سے کہا غل کہ اری فاطمہ کی لال

دو انکو زر و زیور و اموال زیادہ
ہر شیعۂ مومن کا ہوا اقبال زیادہ

۱ سلام

اونکو مجرا کر بلا مین جو ستم دیکھا کیے
تیغ اعدا کو علم با صد الم دیکھا کیے

۲

ہی غضب اوسنی کیا اعدا سی پانی کا سوال
جسکا سب اہل جہان دست کرم دیکھا کیے

۳

خاک پر گھوڑے سی گر کر حضرت عباس ہاے
چشم حسرت سی سوی مشک و علم دیکھا کیے

۴

بعد اکبر شاہ جتنی دیر تک جیتی رہے
لاش کو جا جا کے اوسکی اومیدم دیکھا کیے

۵

قاسم و عباس و اکبر مر گئے تو شاہ دین
دیر تک سوی فلک با چشم نم دیکھا کیے

۶

تن پہ اتنی زخم تھی شہ سی نہ پہچانی گئی
لاش اکبر کو بہت ہو ہو کے خم دیکھا کیے

۷

شاہ کچھ زینب سی کہتی تھی نہ زینب شاہ سی
وقت رخصت دونو حسرت سی بہم دیکھا کیے

۸

زیر خنجر تک رہا حضرت کو یہ اکبر کا دھیان
مر گیا بیٹا جوان اور آہ ہم دیکھا کیے

۹ قطعہ

زینب دل خستہ کہتی تھی کہ ای بھائی حسین
تم اگر ماری گئی یان اور ہم دیکھا کیے

۱۰

گھر بھر کہتے رہین گر لوگ سب ہچکو یہی
قتل سرور ہو گئی اہل حرم دیکھا کیے

۱۱

قید مین سجاد سی غافل نہ تھے اہل حرم
گاہ چھالی گاہ پاؤن کا ورم دیکھا کیے

۱۲

مر گئی جو جو غم شہ مین یقین ہی ای دبیر
تا ابد وہ سیر گلزار ارم دیکھا کیے

MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com